سوال وجواب

فضیلۃ الشیخ محمد اکرم جمیل: شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال نمبر 1: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام بیچ اس مسئلہ کے کہ ایک سرکاری ادارے میں تقریباً 600 ملازم ہیں۔ادارے کے تمام ملازمین سے ہر ماہ کی تنخواہ دینے کے موقع پر ہر ملازم سے 25 روپے فنڈ اکٹھا کیا جاتا ہے جس کا نام حج فنڈ رکھا گیا ہے۔سال بھر میں جتنی رقم اکٹھی ہوتی ہے سال کے بعد قرعہ اندازی کی جاتی ہے۔تمام ملازمین کے اس میں نام شامل ہوتے ہیں۔جن میں سے دو آدمیوں کے نام نکالے جاتے ہیں پھر ان دو آدمیوں کو اس فنڈ سے حج پر بھیجا جاتا ہے۔اس فنڈ میں رقم جمع کروانے والے کچھ لوگ غریب ہیں اور کچھ مقروض بھی ہوتے ہیں۔کیا ان سے چندہ کر کے کسی کو حج کروانا جائز ہے یا نہیں۔قرآن وسنت کی روشنی میں بمعہ حوالہ جات وضاحت فرمائیں۔

سائل: محمد بشیر جہلم کینٹ۔

جواب: بیت اللہ کا حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔جسکا ادا کرنا ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے کیونکہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ ﴿**وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا**﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر حج کرنا فرض ہے۔(آل عمران نمبر ۹۷)

اور حدیث نبوی میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ (**بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ و اقام الصلاۃ و ایتاء الزکوۃ و صوم رمضان و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا**) یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔پہلی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور انسان کا بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت کے باوصف بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔(البخاری جلد ا۔مسلم جلد ۱/۳۱) اور جو شخص استطاعت کے باوجود حج بیت اللہ کا انکار کرے وہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی روشنی میں کافر ہے (**و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین**) (آل عمران ۹۷)۔

اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ (**ایھا الناس ان اللہ فرض الحج علی من استطاع الیہ سبیلا و من لم یفعل فلیمت علی ای حال شاء یھودیا**

او نصرانیا او مجوسیا)یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر حج بیت اللہ فرض قرار دیا ہے جن کو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت ہے۔اور حضرت عمرؓ کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمام علاقوں میں آدمی بھیجوں اور وہ ہر اس آدمی کو دیکھیں جو مالی فراوانی اور وسعت میں ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو ان پر جزیہ (ٹیکس) لگادیں۔کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔(تفسیر المراغی جلد۴/۱۰)

درج بالاعبارۃ میں قرآن مجید اور احادیث نبوی سے حج بیت اللہ کی فرضیت کے بارے وضاحت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ہر دلیل کے اندر حج کی فرضیت میں (**من استطاع الیہ سبیلا**) کی قید لگائی ہے جس کے نہ ہوتے ہوئے حج فرض نہیں ہوتا۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ استطاعت سبیل کیا چیز ہے۔تو اس کے بارے میں صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ استطاعت سبیل کیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زادسفر اور سواری اور روایت میں ہے کہ (**من ملک زاداً و راحلة تبلغه الی بیت اللہ و لم یحج فلیمت ان شاء یھودیاً وان شاء نصرانیاً**)''یعنی جو شخص زادسفر اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچادے تو وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی''۔(**شرح العمدہ فی بیان مناسک الحج و العمرۃ ابن تیمیہؒ ۱/۱۲۸**)

اس تفسیر نبوی سے پتہ چلا کہ زادراہ اور سواری حج بیت اللہ کو واجب کرتی ہے ورنہ حج بیت اللہ واجب نہیں۔جس طرح جھینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اے! اللہ کے رسول ﷺ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے وہ مرچکی ہے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تو اس کی طرف سے حج کر کیونکہ اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو اسے بھی تو نے ادا کرنا تھا اور اس طرح تو اپنی ماں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا قرضہ (نذر مانا ہوا حج) کو پورا کر۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرضہ ادا کرنا زیادہ حق رکھتا ہے۔(فتح الباری شرح البخاری جلد۵/۵۰۳حدیث۱۸۵۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے قرض تھے لیکن رکھ نہ سکی تو کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں اور اس پر حج بھی فرض تھا اس نے حج بھی نہ کیا تھا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے روزے رکھنا اور اس کی طرف سے حج کرنا تیرے لئے ضروری ہے۔(صحیح مسلم فی کتاب الصیام) ان دونوں روایات میں نبی کریم ﷺ نے حج کو قرضہ سے تشبیہ دی ہے۔اور دونوں روایات میں سوال کرنے والی

عورتوں نے کہا کہ ہماری ماؤں پر حج فرض ہو چکا تھا یعنی وہ صاحب استطاعت تھیں۔لیکن حج کرنے سے پہلے فوت ہوگئی ہیں۔اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ استطاعت کی تفسیر یہ ہے کہ زادراہ اور سواری کا مالک ہونا ضروری ہے ورنہ حج فرض نہ ہے۔امام فخرالدین رازیؒ نے استطاعت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ صحت بدن ہو، راستہ کے خطرات نہ ہوں، دشمن کا خوف نہ ہو، طعام وشراب کا فقدان نہ ہو، اسقدر مال ہو کہ جس سے زادراہ اور سواری خرید سکے، اپنے قرضے ادا کرے، لوگوں کی امانات ادا کرے، بیوی بچوں کیلئے اسقدر مال چھوڑے جو کہ اس عرصہ سفر میں ان کیلئے کافی ہو تو ایسے حالات میں انسان پر حج واجب ہوتا ہے ورنہ نہیں۔(تفسیر کبیر جلد۸/ ۱۵۴)

امام شافعیؒ کتاب الام میں فرماتے ہیں کہ استطاعت کا یہ مفہوم ہے کہ انسان کے پاس اہل خانہ کیلئے گھریلو ضروریات سے زائد مال ہو تو حج واجب ہوتا ہے ورنہ نہیں۔اور اسی طرح کا فتویٰ ابن شریح نے بھی دیا ہے (تفسیر قرطبی جلد۴/ ۱۵۰) ابن قدامہ اپنی کتاب المغنی میں یہی موقف ذکر کر کے مزید لکھتے ہیں کہ انسان پر حج فرض نہیں ہوتا جب کوئی دوسرا آدمی اس پر مال خرچ کرے تو اس طرح وہ استطاعت والا نہیں بنتا۔خواہ مال دینے والا اپنا قریبی رشتہ دار ہو یا اجنبی خواہ سواری دے یا زادراہ، کسی دوسرے آدمی کے مال دینے کی وجہ سے یہ انسان استطاعت حج کے ضمن میں نہیں آتا کیونکہ وہ آدمی اس مال کا مالک نہ تھا۔کیونکہ حج کو واجب کرنے کیلئے زادسفر اور سواری اور بیوی بچوں کی ضروریات حج کے سفر کے ایام میں ہونا لازم ہیں۔پھر یہ تحریر کرتے ہیں کہ اگر کوئی انسان جس پر حج فرض نہیں اگر تکلف سے اپنے پر حج کو فرض کر لیتا ہے تو یہ حج اس پر فرض نہ ہے۔فرماتے ہیں اگر ایک آدمی حج کیلئے لوگوں سے مانگتا ہے تو گویا اس طرح وہ لوگوں پر تنگی پیدا کرتا ہے اور لوگوں پر بوجھ بن جاتا ہے۔تو ایسا حج مکروہ ہے۔امام احمدؒ سے پوچھا گیا کہ زادسفر اور سواری کے بغیر حج کرنے کے بارے کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ یہ انسان لوگوں کے مالوں پر بھروسہ کرے۔(المغنی ابن قدامہ جلد۳/ ۱۷۰)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اہل یمن جب حج بیت اللہ کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔پھر جب مکہ میں آتے تو لوگوں سے مانگتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وتزودوا فان خير الزاد التقوى﴾ نازل فرمائی کہ اپنے ساتھ زادراہ لے کر آؤ اور بہترین تقوی (لوگوں سے سوال کرنے سے بچنا) ہے۔الدرالمنثور بحوالہ البخاری جلد۱/ ۵۳۱) مقاتل بن حیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت (وتزودوا) نازل ہوئی تو فقراء مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تو زادراہ نہ ہے جو کہ ہم اپنے ساتھ لے کر جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم زادراہ ضرور لے

کر جاؤ تا کہ تمہیں لوگوں سے مانگنے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ بہترین زادِ راہ تقویٰ (لوگوں سے مانگنے سے بچنا) ہے (الدر المنثور جلد ۱/ ۵۳۲)

اور حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں امام المھلبؒ سے روایت کیا ہے کہ اس حدیث کی شرح یوں ہے کہ تقویٰ کا مطلب لوگوں سے سوال نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے اور ﴿فان خیر الزاد التقویٰ﴾ کی وضاحت یہ ہے کہ اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر جاؤ اور لوگوں سے سوال نہ کر کے ان کو تکلیف سے بچاؤ اور خود بھی گناہ سے بچ جاؤ اور یہ بھی معنی ہے کہ سوال کرنے سے توکل باقی نہیں رہتا کیونکہ قابلِ تعریف توکل وہ ہے کہ جس میں کسی سے کسی قسم کی مدد طلب نہ کی جائے۔ کیونکہ احادیث کی روشنی میں توکل یہ ہے کہ کسی چیز کی حفاظت کے تمام اسباب تیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صحابی کو فرمایا تھا (اعقلھا و توکل) یعنی اونٹ کا گھٹنا باندھ پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر۔ (فتح الباری جلد ۳/ ۳۸۳۔۳۸۴) بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں ادارہ مذکورہ نے حج فنڈ کے نام سے تمام ملازمین سے اجباری یا اختیاری طور پر 25 روپے ماہانہ کاٹ کر آخر سال میں بذریعہ قرعہ اندازی دو آدمیوں کو حج بیت اللہ پر بھیجنے کا پروگرام بنایا ہے۔ صورت مسئولہ میں یہ بھی درج ہے کہ حج فنڈ میں رقم دینے والے ملازمین میں سے کچھ غریب اور بعض مقروض بھی ہیں۔

جہاں تک کتاب وسنت کا تعلق ہے اس صورت میں ادارہ کا کسی کو حج بیت اللہ پر بھیجنا درست نہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں حج اس آدمی پر فرض ہوتا ہے جو (من استطاع الیہ سبیلا) کے ضمن میں آتا ہے۔ یعنی جو آدمی حج بیت اللہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے استطاعت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیت اللہ تک پہنچنے کے جملہ وسائل اس آدمی کے ذاتی ہوں جیسا کہ میں نے اوپر کتاب اللہ، احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ، فقہاء اور مفسرین کے اقوال سے ثابت کیا ہے۔ یہ بھی ثابت کیا ہے استطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کے پاس اہل خانہ کیلئے گھریلو ضروریات واخراجات سے زائد مال ہو تو حج بیت اللہ فرض ہوتا ہے ورنہ نہیں۔

اور شریعت میں مانگنا مطلق طور پر مبغوض اور ناپسندیدہ عمل ہے۔ تو اس طرح ایک اسلامی رکن اور عبادت کی ادائیگی کیلئے مانگنا بالاولی قبیح ہوگا مزید یہ کہ غرباء اور مقروض لوگوں سے قرض لینا اور زیادہ قبیح ہوگا اور فطری طور پر حج کی استطاعت نہ ہونے کو خود ساختہ وسائل و ذرائع اور شریعت میں غیر ثابت طریقوں سے استطاعت پیدا کر کے جس آدمی پر حج فرض نہیں ہے اس پر حج کو فرض کرنا ایک نیا شرعی حکم جاری کرنے کے

مترادف ہے اور اسی کا نام شریعت میں بدعت ہے جو کہ سراسر گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

اگر اس قسم کے خود ساختہ وسائل سے استطاعت پیدا کرنا درست قرار دیا جائے تو قرآن وحدیث میں حج کے وجوب کیلئے (من استطاع الیہ سبیلا) کی قید بے مقصد و بے معنی ہو جائیگی۔ ایسا کرنا قرآن مجید کی اس آیت ﴿ولاتتخذوا آیاتی ورسلی هزواً﴾ یعنی "میری آیات اور میرے رسولوں کو مذاق نہ بناؤ" کے خلاف ہے اور قرآنی احکامات کا انکار ہے۔ (هذا ما عندی والله اعلم بالصواب)

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن جہلم کے زیر اہتمام سیکولر پاکستان نامنظور سیمینار

مورخہ 29 جنوری بروز اتوار 2:00 بجے دن فرسٹ مون میرج ہال سول لائن جہلم میں ASF ضلع جہلم کے زیر اہتمام سیکولر پاکستان نامنظور زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر وزیر سرپرستی مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق ہوا۔

سیمینار کا آغاز حافظ ثناء اللہ متعلم جامعہ اثریہ کی تلاوت سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سعد مدنی صدر ASF صوبہ پنجاب نے سرانجام دیئے۔ سیمینار سے قاری عمر وقاص تبسم، شیخ محمد اسحاق، ڈاکٹر عاطف جواد جوائنٹ سیکرٹری AYF ضلع جہلم، سید تبسم شاہ صدر ASF لاہور، عبدالقدیر فاروقی مرکزی راہنما ASF پاکستان حافظ عتیق اللہ عمر آف فیصل آباد، حافظ عبدالصبور جنرل سیکرٹری ASF ضلع جہلم، مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق سرپرست اعلیٰ ASF ضلع جہلم اور خصوصی خطاب صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی صدر متحدہ طلبہ محاذ پاکستان وصدر ASF پاکستان نے کیا۔ سیمینار کے آخر میں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے صدارتی اور دعائیہ کلمات سے پروگرام کا اختتام کیا۔

یاد رہے کہ اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے جناب سرور بٹ آف کویت اور جناب حفیظ اللہ بٹ (کویت) نے شرکت کی۔ اس پروگرام کے انتظامات میں شیراز بٹ اور آصف شفیق نے خصوصی دلچسپی لے کر اسے کامیاب کیا۔

مولانا قطب شاہ صاحب کو صدمہ
انکی دادی محترمہ کا انتقال پر ملال

مورخہ 2 فروری بروز جمعرات مولانا قطب شاہ صاحب کی دادی محترمہ مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نماز پنجگانہ کی پابند اور بڑی ہی پرہیز گار خاتون تھیں۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں نماز جمعہ کے بعد ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔